سوال

(07)قادیانی کی نابالغ اولاد کا جنازہ پڑھنا کیسا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں ایک شخص جوکہ قادیانی ہے، آج سے چند دن قبل اس قادیانی کا دس دن کا بچہ مر گیا تھا۔ اس کی نماز جنازہ ایک مسلمان نے پڑھائی ہے اور مسلمانوں نے پڑھی ہے، جو شخص امامت کرا رہا ہے اس کو معلوم ہے کہ میں قادیانی کا جنازہ پڑھا رہا ہوں اور مقتدیوں کو بھی معلوم ہے کہ ہم قادیانی بچے کا جنازہ پڑھ رہے ہیں۔ ان حضرات کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ (المستفتی سرور شعیب)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح باشد کہ قادیانی، لاہوری اور ربوی مرزائی تینوں گروہ کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ اور اس عقیدہ پر اجماع ہے اور یہی حکم ان کی اولاد کا ہے۔ لہذا جس طرح کسی بالغ قادیانی مرد کا جنازہ پڑھنا کفر ہے اور اسی طرح نابالغ قادیانی کا جنازہ پڑھنا بھی کفر ہے۔ کیونکہ دنیا میں اولاد والدین کے تابع ہے لہذا جو حکم بلحاظ اسلام اور کفر والدین کا ہے وہی حکم ان کی نابالغ اولاد پر بھی لاگو ہوگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا:

ما كانَ مُحَمَّدٌ أَبا أَحَدٍ مِن رِجالِكُم وَلـٰكِن رَسولَ اللَّهِ وَخاتَمَ النَّبِيّـۧنَ ۗ وَكانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَليمًا ﴿٤٠﴾... سورة الأحزاب

''محمد ﷺ تم میں کسی مرد کا باپ نہیں ہے۔ البتہ وہ اللہ کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کا ختم کرنے والا، اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا۔''

اس آیت کا لفظی ترجمہ ہے البتہ وہ اللہ کا رسول ہے اور نبیوں کا ختم کرنے والا۔ اس سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ محمد ﷺ رہتی دنیا تک اللہ کے نبی ہیں اور آپ کے بعد نبی آنے والا نہیں۔

مندرجہ ذیل احادیث صحیحہ میں بھی یہی معنی بیان کیا گیا ہے:

(1)۔ «عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه عن النبی ﷺ مثلی فی النبیین، کمثل رجل بنی دارا، فأحسنها وأكملها وأجملها، وترک فیها موضع لبنة لم یضعها، فجعل الناس یطوفون بالبنیان و

يعجبون منه، ويقولون: لوتم موضع هذه اللبنة، فأنا في النبيين موضع تلك اللبنة اخرجه احمد بن حنبل واللفظ له ورواه الترمذی وقال حسن صحيح» (تفسیر ابن کثیر ج3ص 509)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوسرے نبیوں میں میری مثال ایک ایسے مکان کی ہے جو ہر طرح سے کامل مکمل اور خوب صورت ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، فرمایا : میں وہ آخری اینٹ ہوں جس کے بعد مکان نبوت ہر طرح سے کامل مکمل ہو گیا ہے اور اب اس میں کوئی رخنہ باقی نہیں رہا۔''

(2) «عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ إن الرسالة والنبوة قد انقطعت ولا رسول بعدي ولا نبی- مسند احمد ورواہ الترمذی وقال صحیح غریب» (تفسیر بن کثیر ج3ص 509)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رسالت اور نبوت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے، پس میرے بعد کوئی رسول ہو گا اور نہ نبی۔''

(3) «عن أبي هريرة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الأنبياء بست أعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب وأحلت لی الغنائم وجعلت لی الأرض مسجدا وطهورا وأرسلت إلى الخلق كافة وختم بي النبيون» (رواہ مسلم ج2 مشکوۃ جلد2ص 512، تفسیر بن کثیر جلد3ص 510)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دوسرے انبیاءؑ پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے، مجھے جامع کلمات مرحمت کئے گئے ہیں اور میری رعب کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔ غنیمتیں حلال کی گئی ہیں اور زمین کو میرے لئے مسجد اور اس کی مٹی سے تیمم کی اجازت دی گئی ہے اور مجھے قیامت تک کے لئے تمام انسانوں اور جنوں کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبیوں کی آمد ختم کر دی گئی ہے۔''

(4) «عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الأنبياء كمثل رجل بنى دارا فأكملها وأحسنها إلا موضع لبنة فكان من دخلها فنظر إليها قال ما أحسنها إلا موضع هذه اللبنة فأنا موضع اللبنة ختم بي الأنبياء عليهم الصلاة والسلام» (رواه البخاري ومسلم والترمذي۔ (تفسیر ابن کثیر جلد3ص 9)

(5) «عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن لی أسماء أنا محمد وأنا أحمد وأنا الماحی الذي يمحو الله بي الكفر وأنا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وأنا العاقب الذي ليس بعدي نبی» (صحیح البخاری جلد1ص 501)

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ﷺ ہوں، میں ماحی ﷺ ہوں کہ میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو مٹا دے گا۔ میرا نام حاشر ﷺ ہے کہ میرے بعد لوگوں کا حشر ہو گا۔ میں وہ عاقب ﷺ ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

ان احادیث صحیحہ اور ان جیسی دوسری متعدد احادیث صحیحہ متواترہ سے ثابت ہے کہ ہر طرح کی نئی نبوت رسول اللہ ﷺ کے بعد ختم ہو چکی ہے، اب آپ کے بعد کوئی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی مستقل یا تابع نبی ہر گز نہیں آئے گا اور جو شخص احراء نبوت کا قائل ہے، وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے اور اس مسئلہ پر سلف وخلف، دور حاضر کے اکابر علماء، فقہاء، مقنیان کرام کے علاوہ دور حاضر کی کئی اسلامی ملکوں کی عدالتہائے عظمی یعنی سپریم کورٹ نے ایسے عقیدے کے حامل کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے دیا ہے۔

امام ابن کثیر تصریح فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَخْبَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعَى هَذَا الْمَقَامَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَذَّابٌ أَفَّاكٌ دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ ....الخ (تفسیر القرآن العظیم جلد3ص 510)

کہ اللہ تعالی نے قرآن عزیز میں اور رسول اللہ ﷺ نے متواترہ احادیث میں یہ وضاحت فرما دی ہے کے میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور جو نبوت کا دعوی کرے گا وہ کذاب، مفتری

دجال، (فریب کار) خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ الفلاح حفظہ اللہ فرماتے ہیں: اور پھر احادیث صحیحہ میں اس خاتم النبین کی تشریح کر دی گئی ہے جس کے بعد کسی التباس کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ حضرت عیسیٰ نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے کیونکہ وہ آپ ہی کی شریعت پر چلیں گے۔ آج تک پوری امت کا یہ عقیدہ چلا آیا ہے پس ختم نبوت کا منکر قطعی کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے۔

شیخ السلام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: اس میں شک نہیں کہ مرزائی گروہ عربی اسلام سے بالکل الگ ہے۔ ان کی روش سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے اقوال و افعال کو سند مانتے ہیں بلکہ احادیث سے بھی مقدم سمجھتے ہیں اور اس لیے ایسے گروہ کے ساتھ کوئی معاملہ بحیثیت مسلمان کے نہیں کرنا چاہیے۔ (فتاوی ثنائیہ جلد 1 ص 375)

شیخ الکل فی الکل السید نذیر حسین محدث کا فتویٰ:

مذکورہ بالا احادیث لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: ہر شخص رسول اللہ ﷺ کی بزرگی اور خاتم الانبیاء ہونے کا اور قیامت کے دن شفاعت کرنے کا منکر ہو تو بموجب آیت ما بعد الحق الا الضلال گمراہ، کافر خالد مخلد دوزخ کا کندہ بن کر رہے گا۔

المجیب ابو البرکات محمد عبد الحی تقی عرف صدر الدین حیدر آبادی – الجواب صحیح والرای نجیح و منکرہا مردود کا فر حررہ السید نذیر حسین عفی عنہ۔ (فتاوی نذیریہ جلد 1 ص 12)

خلاصہ کلام یہ کہ قادیانی، لاہوری اور ربوی تمام مرزائی کافر اور اسلام سے خارج ہیں اور اس پر قرآن اولیٰ خلافت صدیقی سے لے کر آج تک تمام اسلامی فرقوں کا اجماع ہے۔ لہذا ان کے کفر میں شک کرنے والا، ان کی شادی غمی میں شرکت کرنے والا، ان کا جنازہ پڑھانے والا اور پڑھنے والا بھی انہی کے حکم میں ہے۔ (ان کے نکاح بھی ٹوٹ چکے ہیں) جب تک یہ جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والے توبہ نہ کریں۔ اس وقت تک ان کا مکمل بائیکاٹ شرعا فرض ہے۔ اور ان کو مسلمان گمان کرنا بھی جائز نہیں، ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا، پینا، رشتہ داری کرنا اور ان کی تقریبات میں شرکت ہرگز جائز نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص119

محدث فتویٰ